بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح عقیدہ واسطیہ مترجم

متن:

شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

شرح:

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ

تعلیقات وحواشی:

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ

فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ، تخریج واضافہ جات:

محمد زبیر شیخ حفظہ اللہ تعالیٰ

نظر ثانی:

الشیخ محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ تعالیٰ

یعنی وہ ہر چیز کا مالک ہے۔

پھر فرمایا: ﴿مَنۡ ذَا الَّذِیۡ یَشۡفَعُ عِنۡدَہٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِہٖ﴾

کون ہے وہ جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟

[البقرة: 255]

یعنی قیامت والے دن کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر اس کے ہاں سفارش نہیں کر سکے گا۔ رسول اور نیک لوگ بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی اجازت سے سفارش کریں گے۔

دنیا میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے سب لوگوں کو یہ حکم دیا ہے کہ اس سے دعائیں کریں، دعاؤں کے لیے اسے مخصوص کرلیں اور دنیا میں اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنے بھائیوں کی سفارش کریں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی سفارش چاہتا تو آپ کر دیتے تھے۔ جب کوئی آپ سے سفارش کا مطالبہ کرتا یا کسی تکلیف وغیرہ سے چھٹکارا چاہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے دعا فرما دیتے تھے۔(29)

لیکن قیامت والے دن کوئی بھی اس کی اجازت کے بغیر سفارش نہیں کرسکے گا۔ دنیا میں سفارش کی عام اجازت ہے کیونکہ شریعت میں اجازت ہے کہ مسلمان ایک دوسرے کی سفارش کرسکتے ہیں۔ فرمان الٰہی ہے: ﴿مَنۡ یَّشۡفَعۡ شَفَاعَۃً حَسَنَۃً یَّکُنۡ لَّہٗ نَصِیۡبٌ مِّنۡہَا﴾

---

(29) عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ کہتے ہیں مجھے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تمہیں ایک جنتی عورت دکھاؤں؟ میں نے کہا: جی، ضرور۔ فرمایا: یہ کالے رنگ کی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور کہا: مجھے مرگی کے دورے پڑتے ہیں اور بے پردگی ہو جاتی ہے، آپ میرے لیے اللہ سے دعا کریں۔۔۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے دعا فرمائی۔ (صحيح البخاري، كتاب المرضى، باب فضل من يصرع من الريح، ح: 5652 وصحيح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض ---، ح: 2576) اسی طرح جب بریرہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: آپ مغیث سے رجوع کرنے کی جو بات کر رہے ہیں، یہ آپ کا حکم ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، میں تو صرف اس کی سفارش کر رہا ہوں۔ (سنن أبي داؤد، كتاب الطلاق، باب المملوكة تعتق وهي تحت حر أو عبد، ح: 2231) ابن حبان نے اسے ح: 4273 میں صحیح قرار دیا ہے۔